قومی یکجہتی ہے جس میں بڑی وسعت و دقتِ نظر کے ساتھ قوم کی تعریف اور اُس کے عناصر ترکیبی کی تشریح و توضیح کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں قومی یکجہتی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اس وقت اس یکجہتی کی راہ میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں، انھیں کس طرح دور کیا جا سکتا ہے، ملت اور قوم میں کیا فرق ہے؟ اُن میں ہم آہنگی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے؟ اس سلسلے میں انگریز قوم میں یکجہتی پیدا کرنے کے لیے جو کوششیں ہوتی رہی ہیں اُن کا بھی پُر از معلومات تذکرہ آ گیا ہے۔ اس مقالہ کے علاوہ باقی چار مقالات کے عنوانات یہ ہیں: (۱) مالیخولیا (۲) ہم اور ہماری نفسیات (۳) اچھی زندگی اور شہریت (۴) سماجی ترقی کے شرائط، یہ سب مضامین درحقیقت قومی تعمیر و تہذیب کے مشکل اور پیچیدہ سوال کے کامیاب حل کی جستجو کے سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں، فاضل مصنف کی خصوصیت یہ ہے کہ اُن کا جدید فلسفہ۔ معاشیات سماجیات اور سیاسیات کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔ طبیعت بڑی رسا اور سنجیدہ و متین ہے۔ قلم کی شگفتہ نگاری سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے اور سب پر مستزاد یہ کہ فکر بنیادی طور پر اسلامی ہے۔ یہ خصوصیات ان مقالات میں بھی نمایاں ہیں، اس لیے یہ مقالات پُر از معلومات بھی ہیں اور فکر انگیز بھی اور اس حیثیت سے مطالعہ کے لائق ہیں۔

THE PLACE OF GOD, MAN AND UNIVERSE IN THE PHILOSOPHIC SYSTEM OF IQBAL.

از ڈاکٹر جمیلہ خاتون
تقطیع متوسط ضخامت ۱۸۴ صفحات، ٹائپ روشن مگر خفی

قیمت درج نہیں۔ پتہ:- اقبال اکاڈمی پاکستان۔ کراچی۔

یہ کتاب دراصل ایک تحقیقی مقالہ ہے جسے محترمہ جمیلہ خاتون نے پی، ایچ، ڈی کی ڈگری کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ فلسفہ کے ماتحت پہلے پروفیسر ایم، ایم شریف اور پھر پروفیسر محمد عمر الدین (اب یہ دونوں مرحوم ہو گئے ہیں) کی نگرانی میں مرتب کیا تھا، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس مقالہ میں اصل بحث تو اس سے ہی ہے کہ اقبال کے فلسفہ میں خدا اور انسان اور کائنات (اور یہی تین چیزیں تمام فلسفیانہ افکار و آراء کے بنیادی اور مرکزِ توجہ موضوعات ہیں) ان کا کیا مقام ہے مگر ضمناً معرکۂ عقل و عشق اور اقبال کے فلسفۂ خودی و رموزِ بیخودی کی بحث بھی آ گئی ہے۔ چونکہ محترمہ فلسفہ کی اسکالر ہیں اس لیے انھوں نے صرف کلام و فلسفۂ اقبال اور اقبالیات

کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ اُن کی نظر فلاسفۂ وصوفیائے اسلام اور ساتھ ہی فلاسفۂ مغرب دونوں کے افکار و نظریات پر بھی ہے جو بڑی حد تک فکرِ اقبال کا مآخذ ہیں، علاوہ ازیں فلسفہ کے ساتھ انھیں شعر و ادب کا بھی پاکیزہ ذوق ہے جو شعر فہمی کے لیے ضروری ہے، اس بنا پر انھوں نے فلسفۂ اقبال کا تقابلی مطالعہ کر کے اُس کا تنقیدی جائزہ لیا اور اُس کی بھرپور تشریح و توضیح کی ہے، اگرچہ اقبال اور اُن کے شعر و فلسفہ پر مختلف زبانوں میں سیکڑوں کتابیں اور مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فلسفۂ اقبال کے تین اہم موضوعات کو ہی مدارِ بحث بنایا گیا ہے اور اگرچہ مقالہ نگار نے مطالعہ سب کچھ کیا ہے لیکن جہاں تک موضوعِ بحث سے متعلق اقبال کے افکار و آراء کا تعلق ہے اُس کا مآخذ انھوں نے بڑی حد تک مدار اُن کے خطبات کو قرار دیا ہے جو دراصل اقبال کے فلسفیانہ افکار کا شاہکار اور اسلام کی تاریخِ علوم و فنون میں ایک جدید علم الکلام کا اضافہ کرتے ہیں، خالص فنی ہونے کے باعث متوسط درجہ کی استعداد والوں کے لیے اُن کا سمجھنا آسان نہیں ہے، یہ مقالہ ان خطبات کو علی وجہ البصیرت سمجھنے میں بھی بڑی مدد دے گا۔ بہرحال یہ کوشش بڑی کامیاب اور قابلِ قدر ہے اور اس لائق ہے کہ فلسفہ کے اساتذہ اور طلباء اُس کا مطالعہ کریں۔

ISLAMIC SOCIAL FRAMEWORK

از پروفیسر ایم ریحان شریف، تقطیع متوسط ضخامت ۲۴۸ صفحات ٹائپ جلی، قیمت مجلد آٹھ روپیہ۔
پتہ:- شیخ محمد اشرف کشمیری بازار، لاہور- پاکستان۔

صرف ایک پاکستان نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کے سامنے آج سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ ایک ایسا معاشرہ کیوں کر پیدا کیا جائے جو ایک طرف اسلامی نظامِ زندگی کی روایات و خصوصیات کا حامل ہو اور دوسری جانب عہدِ حاضر کے اقتصادی و سیاسی اور تہذیبی قدروں کے ساتھ ہم آہنگ ہو، اس کتاب میں اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے، فاضل مصنف کا تعلق اُس معتدل طبقہ سے ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اسلامی دستورِ حیات کے اصول اور بنیادی قوانین ناقابلِ تغیر و تبدل ہیں اور ان کے تبدیل ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ البتہ اجتہاد کے ذریعہ شریعت کے جزوی احکام و قوانین (BYLAWS) میں جدید حالات و ضروریات کے